تبصرہ کتب

نام کتاب : **ھندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں**

مصنف : ڈاکٹر محمد سالم قدوائی

ناشر : مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دھلی

صفحات : ۳۵۲ قیمت : ۱٦ روپے

قرآن حکیم مسلمانوں کے لئے اللہ تعالی کا ایک بیش قیمت عطیہ ھے، مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ھوئے انھوں نے قرآن پاک کی شمع فروزاں کرکے اقوام عالم کو اس سے مستفیض کیا حتی کہ جب بر صغیر پاک و ھند میں آباد ھوئے تو اس جگہ بھی انھوں نے قرآن پاک کی بھرپور خدمت کی۔ اسے حفظ کیا اس کی تفاسیر لکھیں، اشاریے مرتب کئے، فہارس آیات و مضامین تیار کیں، قدماء کی تفاسیر پر حاشیے لکھے اور اضافے کئے اور ملکی و غیر ملکی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے۔ قرآن حکیم کے تعلق سے یہ سارے کام نہ صرف مقامی زبانوں میں سرانجام دئے گئے بلکہ عالمی زبانوں میں بھی یہ سب کام ھوئے تاکہ ان علمی جواھر پاروں کی افادیت کو غیر محدود اور لافانی بنا یا جا سکے۔

ڈاکٹر محمد سالم قدوائی صاحب نے برصغیر پاک و ھند میں ھونے والے اسی نوعیت کے ایک کام کو موضوع تحقیق بنایا ھے۔ چنانچہ زیر تبصرہ کتاب ھندوستان میں عربی زبان میں لکھی جانے والی تفسیری کتابوں سے بحث کرتی ھے، اور فاضل مصنف نے مجموعی طور پر ۱۰٦ کتب اور مصنفین کی نشان دھی کی ھے جن کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ علوم قرآنیہ سے ھے۔ اس کتاب میں مصنف نے جو طریق کار اختیار کیا ھے وہ انھی کے الفاظ میں درج ذیل ھے :۔

''جو کتابیں مل سکی ہیں انہیں چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر حصے کو مصنفین کے سن وفات کے حساب سے مرتب کیا گیا ہے، پہلے حصے میں ان تفسیروں کا ذکر کیا گیا ہے جو مکمل ہوگئیں خواہ وہ مکمل ملتی ہوں یا ان کا کوئی حصہ، دوسرے حصے میں اجزائے قرآن کی تفسیریں ہیں یعنی مختلف سورتوں یا محض آیتوں کی۔ تیسرے حصے میں قدماء کی تفسیروں کے حواشی اور شرحوں کا ذکر ہے۔ چوتھے حصے میں متعلقات قرآن مجید کا ذکر ہے،،۔ (ص ۱۳)

یہ کتاب پیش لفظ، پانچ ابواب، تفسیروں اور مفسرین کی فہرست نیز حوالے کی کتابوں پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں سولہ تفاسیر سے بحث کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں انیس اجزائے تفسیر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تیسرے باب میں سولہ حواشی و شروح کا ذکر ہے۔ چوتھے باب میں علوم قرآنیہ کی بتیس چھوٹی بڑی کتب سے متعارف کرایا گیا ہے۔ اور پانچویں باب میں ان ترپن اہل علم کے سوانحی خاکے ہیں، جنھوں نے تفسیر اور علوم قرآنیہ سے متعلق کتابیں تحریر فرمائیں، لیکن فاضل مصنف کو ان کتب تک دسترس حاصل نہیں ہوسکی۔ جب کہ کتابیات میں اردو، عربی ،فارسی اور انگریزی کی چون کتب کا ذکر ہے۔

فاضل مصنف نے نہایت ہی اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور حتی المقدور یہ کوشش کی ہے کہ اہل علم کو برصغیر پاک و ہند کے عربی زبان میں لکھے ہوئے تفسیری ادب سے متعارف کرا سکیں۔ جو یقیناً قابل ستائش ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں چند باتیں ایسی ہیں جن کی نشان دہی کرنا ضروری ہے۔

۱۔ سب سے پہلے کتاب کے نام کا مسئلہ آتا ہے۔ مصنف نے لفظ ''ہندوستانی،، کو نام کا جزو بنا کر یہ تاثر دینے کی کوشش ہے کہ یہ کارنامہ صرف ہندوستانی اہل علم نے انجام دیا۔ حالانکہ اس میں بہت سے ایسے

مفسرین اور تفسیروں کا تذکرہ بھی ہے جو ان علاقوں میں لکھی گئیں جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اور پاکستان ایک الگ خودمختار اور آزاد ملک ہے۔ اس لئے مناسب تھا کہ لفظ ''ہندوستانی،، کی بجائے لفظ برصغیر پاک و ہند یا ''مسلمانان ہند و پاکستان،، استعمال کیا جاتا۔ جیسا کہ پاکستانی مصنفین استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ ڈاکٹر قدوائی صاحب نے تفسیر کی اقسام بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے:

''لوگوں نے تفسیریں عام طور پر چار مختلف انداز پر لکھی ہیں۔ پہلا طریقہ تو یہ ہے قرآن مجید کی تفسیر خود قرآن مجید ہی سے کی جائے . .

دوسرا یہ کہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے . . . تیسرا یہ ہے کہ متکلمین کا انداز ہو۔ اور چوتھا یہ کہ تفسیر کے وقت ادب عربی اور علوم ادبیہ کو پیش نظر رکھا جائے۔(ص ۳۰۱)۔

یہ تحریر فرماتے وقت فاضل مصنف نے صوفیانہ طریقہ تفسیر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ حالانکہ خود مصنف نے اپنی زیر تبصرہ کتاب میں تفسیر ملتقط مصنفہ سید محمد حسن گیسودراز (۷۲۱—۸۲۸ھ) کو صوفیانہ طرز کی تفسیر قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو ص ۳۵)۔

(۳) مصنف نے حوالہ جات اسی صفحہ کے زیریں حصہ میں تحریر فرمائے ہیں جس صفحے سے متعلق ہیں۔ تاکہ قاری عبارت کے ساتھ ساتھ حوالہ بھی دیکھتا چلا جائے یہ ایک اچھی بات ہے۔ لیکن انھوں نے حوالہ لکھنے کا جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ نہ تو جدید مسلمہ اصولوں کے مطابق ہے۔ اور نہ ہی بعض مقامات پر مکمل ہے۔ مثلاً صفحہ ۳۷ کے حواشی ملاحظہ فرمائیے۔ حوالہ نمبر ۱ کے تحت تفسیر حقانی کے ساتھ صفحہ درج نہیں ہے۔ اور نمبر ۳ کے تحت

نزهة الخواطر کا حواله اس طرح سے درج کیا ہے : نزهة ۳-۱۰۶ اور صفحه ۱۲۸ پر اسی کتاب کا حواله اس طرح دیا ہے نزهة ج ۷ ص ۴۳۱ جب که صفحه ۱۸۲ پر اسی کتاب کا حواله اس انداز میں تحریر فرمایا ہے نزهة ص ۷۰ ص ۵ - اس سے اندازه لگایا جا سکتا ہے که فاضل مصنف ایک ہی کتاب کے حوالے کس طرح مختلف طریقوں سے درج کرتے ہیں - اور اس پر مستزادیه که کتابیات میں جب نزهة الخواطر کا ذکر کیا ہے تو نه ہی اس کا مطبع اور نه ہی سن طباعت تحریر فرمایا ہے - حالانکه یه کتاب حیدرآباد دکن سے طبع ہوئی ہے- اسی طرح اعلام کے مصنف خیر الدین زرکلی کا نام نہیں لکھا -

۴ - فاضل مصنف نے جن مطبوعه کتب کا ذکر کیا ہے ان میں سے اکثر کے بارے میں یه نہیں لکھا که وه کب اور کہاں طبع ہوئیں - بس لفظ مطبوعه لکھنے پر اکتفا کیا ہے - بہتر ہوتا که وه دیگر کوائف بھی تحریر فرمادیتے -

۵ - ڈاکٹر محمد سالم صاحب نے اپنی زیر تبصره کتاب میں ۱۵۶ ایسے افراد اور کتب کا ذکر کیا ہے جن کا موضوع بحث قرآن مجید اور اس کے متعلقات ہیں - یه ڈاکٹر صاحب کی بڑی همت ہے که انهوں نے اسقدر کثیر تعداد میں کتب اور مصنفین سے ہمیں متعارف کرایا ہے- تاهم اس میں چند ایک اضافے کرنے کی ضرورت ہے - اگر فاضل مصنف مناسب سمجھیں تو کتاب کی آئنده طباعت کے وقت اس پر بھی غور فرما سکتے ہیں -

ا - الحاشية على انوار التنزيل مصنفه ملا محمد صادق الحلوائی متوفی بعد از ۹۷۸ھ (ملاحظه فرمائیے تذکره علمائے ہند ص ۲۴۴) اس کتاب کا ایک قلمی نسخه پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے جس کا نمبر ۱۶۷۰ ہے -

ب - پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نادر عربی مخطوطات کی ''فہرست مفصل'' کے مرتب قاضی عبدالنبی کوکب مرحوم نے محمد خازن بن عبدالکریم متوفی

بعد از ۱۱۰۰ھ کو برصغیر کا باشندہ قرار دیا ھے۔ اور ان کے ''الحاشیة علی انوار التنزیل،، کا ذکر کیا ھے۔ جو صرف سورہ یسین کے حاشیہ پر مشتمل ھے۔ اس کا بھی ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں (نمبر ۶۰۶۴) موجود ھے۔ (ملاحظہ ھو بحوالہ بالا کتاب ص ۲۲ - ۲۴)

ج۔ محمد بن عمر بن مبارک الشھیر بحرق الحضرمی المتوفی ۹۳۰ء کی متعلقات قرآن مجید پر مندرجہ ذیل رسائل پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں پائے جاتے ھیں۔

۱۔ الرسالة فی البحث و التحقیق عن اسم الحی والعلی العظیم و شرح آیة الکرسی (نمبر ۳۳۹ ورق ۵۷ ب تا ۶۰ الف)۔

۲۔ الرسالة فی شرح سورة الاخلاص نمبر ۳۳۹ ورق ۶۰ ب تا ۶۱ ب۔ بحرق الحضرمی پر جناب ڈاکٹر ظھور احمد اظھر صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی کام کرتے رھتے ھیں۔ انھوں نے ان کی سوانح حیات المعارف ۱۹۷۱ اور بعض رسائل اورینٹل کالج میگزین میں تحقیق کے ساتھ شائع کئے ھیں۔

د۔ محمد بن حسن الصاغانی اللاھوری المتوفی ۶۵۰ھ کی ایک تصنیف۔ نظم عدد أی القرآن۔ کا ذکر الدکتور سامی مکی العانی نے ھدیة العارفین کے حوالے سے کیا ھے (ملاحظہ ھو مجلة کلیة الامام الاعظم العدد ص ۱۴۷)۔

ہ۔ ملا عبد السلام لاھوری المتوفی ۱۰۳۷ھ نے تفسیر بیضاوی پر برجستہ حواشی لکھے (ملاحظہ ھو نقوش لاھور نمبر ص ۴۸۲ - ۴۸۳)۔

و۔ مفتی محمد باقر لاھوری کی تفسیر القرآن الکریم کا ایک مکمل نسخہ پروفیسر احمد حسن قلعداری زمیندارہ کالج گجرات کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ھے۔ جسے پروفیسر موصوف تحقیق کے ساتھ طبع کرانے کا ارادہ رکھتے ھیں۔ مفتی محمد باقر اور ان کی تفسیر کے بارے میں ایک مقالہ جناب ڈاکٹر

اسین اللہ وثیر نے اورینٹل کالج میگزین کے لئے ۱۹۷۳ میں تحریر فرمایاتھا ۔

ز۔ محمد بن شریف بن ملا عصمت اللہ المتوفی ۱۰۷۰ھ نے نو عمری میں بیضاوی پر حاشیہ لکھا تھا ۔ جسے بڑی مقبولیت حاصل ہوئی ۔ (ملاحظہ ہو نقوش لاہور نمبر ص ۱۷۰)

ک ۔ مولوی جان محمد لاہوری (۱۱۹۳-۱۲٦۸ھ) نے زبدۃ التفاسیر لکھی تھی ۔

ل ۔ مولوی محمد دین خوقی المتوفی بعد از ۱۲۹۰ھ نے فتح العظیم کے نام سے قرآن حکیم کی تفسیر تحریر فرمائی تھی (نقوش لاہور نمبر ص ٣٦٥)

(٦) کتاب میں زبان و بیان کی خامیاں جا بجا کھٹکتی ھیں اور اسی طرح کتابت کی بھی بہت سی اغلاط تصحیح طلب ھیں ۔

ان تمام امور کے باوجود کتاب بہت مفید اور اردو زبان میں ایک اچھا اضافہ ھے ۔ قیمت بھی معقول ھے ۔

(محمد طفیل)

— ★ —